OPEN ACCESS

Al-Qamar ISSN (Online): 2664-4398 ISSN (Print): 2664-438X www.algamarjournal.com

زرعی پیدادار کی مار کیٹنگ کی مروجہ صور تیں اور نثر یعت اسلامیہ کی روشنی میں ان کا تجزیہ Contemporary Types of Agricultural Marketing from the Perspective of Islamic Jurisprudence

Dr. Allah Bakhsh Najmi

Assistant Professor of Islamic Studies, Govt. Islamia Graduate College Chiniot

Dr. Nisar Ahmad

Assistant Professor, Department of Religious Studies Forman Christian College (A
Chartered University) Lahore

Yasir Munir

Lecturer Law, Khawaja fareed university of engineering and information technology

Rahim yar khan

Abstract

Islamic approach to marketing is different from the western approach. The western approach sees it 'as it is' eg, how commodities are being marketed? On the other hand, Islamic principles of marketing approach things from a different perspective of how things should be marketed, according to Islamic way of marketing. The following discussion takes in to account the present marketing situation in Pakistan. Regretfully, in Pakistan which came into being in the name of Islam, the Islamic principles of marketing kept getting neglected resulting in a very precarious situation in which every stake holder participates in marketing practice from the perspective of their respective 'profit' even at the cost of other stake holders resulting in a very exploitative situation. The Islamic principles of marketing take in to account the criterion of halal (permitted) versus haram (prohibited) in marketing dealings. This distinction between



halal and haram is based on the element of 'interest' which makes business dealing lawful or unlawful. The defining feature of Islamic concept of marketing is 'Ihsan' rather than 'interest' which is the associated with the western concept of interest.

Keywords: Western, commodities, precarious, criterion of Halāl, 'Ihsan', interest

تمهيد

پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی ۲۵٪ آبادی زراعت سے وابستہ ہے۔ پاکستانی معیشت پر گہری نظر رکھنے والے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ ہماری معیشت کا آخری سہارا ہماراکسان اور ہمارے کھیت کھلیان ہے۔ گریہ آخری سہارا آج خود بے سہارا اور بہارے کھیت کھلیان ہے۔ جس میں کسان کو اس کی زرعی پیداوار اور بے یارو مدد گار ہے۔ اس کی بنیادی وجہ زرعی مارکیٹنگ کی موجودہ صورت حال ہے۔ جس میں کسان کو اس کی زرعی پیداوار کی مناسب قیمت نہیں ملتی جبکہ اس کا فائدہ صارف کو بھی نہیں ہورہا۔ صارف تک چہنچتے اس چیز کی قیمت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ ہے۔ جسے کسان اونے پونے بیچنے پر مجبور ہو تا ہے۔ مضمون میں اس چیز کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل پیش کیا گیا ہے کہ کسان کو اس کی پیداوار کے مناسب دام ملیں اور صارف کو غذائی ضروریات ستے داموں میسر ہوں۔ پاکستان میں اس وقت زرعی کاروبار کی تین صور تیں رائج ہیں۔ ا: پیداوار کی مڈل مین کے ذریعے خرید و فروخت۔ ۲: حکومت کی براہ راست کسان سے پیداوار خریداری۔ ۳: کسان کابراہ راست صارف کو فروخت کرنا۔ اس مقالہ میں تینوں صور توں کا شرعی کھاؤسے تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

پہلی صورت مڈل مین کے ذریعے

زرعی منڈی میں ایک کر دارہے جو کہ اب پوری زرعی منڈی کو چلار ہاہے۔اس کر دار کو مڈل مین کانام دیاجا تاہے۔اس کے گرد موجو دہ منڈی کا سسٹم گھوم رہاہے۔اب اس کاذکر کیاجا تاہے۔

مثرل مين كالمعنى ومفهوم

مڈل مین انگریزی کے دوالفاظ مڈل (Middle)اور مین (Man) کو ملانے سے بنتا ہے۔اگر ار دو میں اس کو دیکھیں تو مڈل سے ہے در میانہ Manسے ہے آدمی۔ یعنی در میانہ آدمی بنتا ہے۔

Between producer and consumer.

(Middle man) اسم ہے اس سے مراد وہ شخص جو در میانی حیثیت اختیار کرے۔واسطہ ہو،producer اور صارف کے در میان۔اس کے متر ادف الفاظ یہ ہیں انگریزی میں:

Broker, Commission Agent. Broker: is a person employed to buy and sell for others: a second-hand dealer a go between negotiate or intermediary.²

شخص جوا یمپلائے کیاجائے کسی چیز دوسرے کو بیچے اور خرید نے کے لئے۔ جو در میان میں آکر سوداکر واتا ہے لیکن بروکر محدود معنی دیتا ہے جبکہ مڈل مین ایک وسیع معنی رکھتا ہے۔ اردو میں اس کے لئے لفظ دلال بھی استعال ہوتا ہے۔ جبکہ عربی میں اس کے لئے لفظ دلال بھی استعال ہوتا ہے۔ جبکہ عربی میں اس کے لئے لفظ استعال ہوتا ہے سمسار۔ جن کی جمع ہے ساسرہ۔السمسار ھو المتوسط بین البائع و المشتری الشدار تھی۔ 3سمسار فروخت کرنے والے اور خرید نے والے کے در میان واسط ہے۔الوسیط بیع البائع و المشتری بست میل الصفۃ 4یتی خریدار اور فروخت کنندہ کے در میان ایسا شخص جو خرید وفروخت کا عمل آسان کر دیتا ہے۔ صنعتی ترتی سے پروڈیو سر اور صارف کا فاصلہ بڑھ رہا ہے چیز صارف تک تک جنچے بہت سے مڈل مینوں کے ہاتھوں سے گزر کر جاتی ہے۔ خریدوفروخت کی پہلی صورت

اسلامی کاروبار کے طریقوں کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم نے واضح ہدایات جاری کیں اور ان میں اس اصول کو مد نظر رکھا گیا گی ان میں سود کاکوئی شائبہ تو نہیں ہے۔ چنانچہ جن معاملات میں سود یااس کاشبہ نظر آیا تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے واضح الفاظ میں ان سے منع فرمادیا۔ اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اصولی تعلیم دی وہ یہ تھی کہ کوئی سود اخریدتے وقت یا بیچے وقت دونوں فریقین کی موجود گی لازم ہے اور متعلقہ مال کو اچھی طرح دیکھ بھال کر سودا کریں سے معاملہ صرف نہی دو فریقوں کے در میان ہو گا۔ یعنی سود ادست بدست ہونا چاہئے۔ اور خرید اراچھی طرح دیکھ بھال کر سودا کریں سے معاملہ صرف انہی دوفریقوں کے در میان ہو گا۔ یعنی کی شرورت نہیں جو آجکل لم لی مین کی شکل میں کاروبار میں کل یوزہ بنا ہوا ہے۔ پہلی صورت میں پروڈیو سر اور صارف کے در میان آڈھی (لم ل مین) سودا کرواتا ہے۔ زر می منڈی میں سے پرزہ بنا ہوا ہے۔ بہلی صورت میں اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: و عد بن الخطاب قال والور قب اللہ دو ما و الشعیر بالشعیر بالشعیر ربا الا ھا و ھا و التمر بالتمر التمام اللہ علیہ و سلم: الذھب با لذھب الورق بالورق ربا الا ھا و ھا و الشمیر بالا ھاو ھا مد و التمر بالتمر والت ہوئی کاروبار دست بدست ہو تو جا کرنہ وہ سود ہو گا۔ اس طرح گندم کی ایک قسم کا دوسری قسم سونے کا سونے کا روبار دست بدست ہو تو جا کرنہ وہ سود ہو گا۔ اس طرح گندم کی ایک قسم کا دوسری قسم سے کاروبار دست بدست ہو تو جا ور گھور کامعاملہ ہے۔

اس مدیث سے ثابت ہوا کہ خریدو فروخت ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں ہو در میان میں تیسر اہاتھ نہ آئے۔ مدیث کی روشی میں نجے و شرا بغیر واسطہ کے جائز ہے: و عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم: لا تلقوا الرکبان و لا یبیع حاضر لباد فقیل لابن عباس قولہ لا یبیع حاضر لباد قال لا لہ سمسدار آا، بن عباس سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیہات سے آنے والے سواروں سے راست میں جاکر سودانہ خریدواور نہ ہی شہر والادیہات والے کامال پیچ تورسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا لمدل مین نہ بن جائے۔ چونکہ دیہات والوں کو عام طور پر شہر کے تازہ نرخوں کا علم نہیں ہو تا اس لئے چالاک آڑھی دیہات میں یاراستے میں ان کامال و پیداوار لے کر سے داموں خرید لیتے ہیں اور گراں نرخون پر بیچتے تھے۔ آجکل وہی کاروبار دیدہ دلیری سے ہو رہا ہے۔ شہری دیہاتی کامال نہیں بچ سکتا۔ اگر بیچا ہے توشر عیت میں ناجائز ہو گا۔ زرعی منڈی میں یہی طریقہ رائے الوقت ہے۔ شہری دیہاتی کامال نہیں بھ سکتا۔ اگر بیچا ہے توشر عیت میں ناجائز ہو گا۔ زرعی منڈی میں یہی طریقہ رائے الوقت ہے۔ شہری دیہاتی کامال نہیں بھ سکتا۔ اگر بیچا ہے توشر عیت میں ناجائز ہو گا۔ زرعی منڈی میں یہی طریقہ رائے الوقت ہے۔ شہری دیہاتی کامال نہیں بھ سکتا۔ اگر بیچا ہے توشر عیت میں ناجائز ہو گا۔ زرعی منڈی میں یہی طریقہ رائے الوقت ہے۔ شہری دیہاتی کامال نہیں بھ سکتا۔ اگر بیچا ہے توشر عیت میں ناجائز ہو گا۔ زرعی منڈی میں یہی طریقہ رائے الوقت ہے۔ شہری دیہاتی کامال نہیں بھ سکتا۔ اگر بیچا ہے توشر عیت میں ناجائز ہو گا۔ زرعی منڈی میں یہی طریقہ رائے الوقت ہے۔

رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اس پیشے کی حرمت اتن شدید کی کہ ذرہ بھر بھی گنجائش نہ چھوڑی کہ اگر مڈل مین کادیہات والا بھائی یا سکے باپ بھی کیوں نہ ہوں وہ اس کی پیداوار کو فروخت نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: و عن انس قال نہینا ان ببیع حاضر لباد و ان کان اخاہ لابیہ و امہ متفق علیہ، و لابی دائود و النسائی ان النبی صلی الله علیہ وسلم نہیں ان ببیع حاضر لباد و ان کان اباء او اخاہ محضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمادیا کہ کوئی شہر والادیہات والے کامال نہ یہ چ چاہے وہ اس کا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ امام بخاری اور مسلم اس حدیث پر متفق ہیں۔ ابوداؤد اور نسائی کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانے وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اس کی روشی میں آؤھتی (مڈل مین) کے واسطہ سے خرید و فروخت سختی سے منع ہے۔ چو نکہ مدینہ میں آخھنور خاتم نہیین صَّا اللّٰہ عَلَیْ اللّٰہ علیہ نظری پر یہودیوں کا کنٹر ول تھا۔ آپ صَّا اللّٰہ عَلیہ نشر یف لائے جہاں دو سرے شعبہ حیات کا جائزہ لیا، وہاں زرعی مارکیٹ کو بھی دیکھا۔ اس میں پائی جانے والی خرابیوں کی نشاندہی کر کے الگ اسلامی مارکیٹ کا آغاز کیا۔ اسلامی مارکیٹ کا مقصد اولین استحصال کا خاتمہ ہے۔ اس لیے پنجمبر آخر زماں صَّلَا اللّٰہ علیہ سمسار کو ممنوع قرار دیا۔ ارشاد نبوی صلی الله علیہ وسلم ہے: عن ابسی ہریرہ ان الذہبی صلی الله علیہ وسلم نہبی ان ببیع حاضر لباد و ان تناجشو ا۔ 8حضرت ابو ہریرہ شے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم نے کسی شہری کو کسی حاضر لباد و ان تناجشو ا۔ 8حضرت ابو ہریرہ شے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم نے کسی شہری کو کسی دیہاتی کی طرف سے مال فروخت کرنے سے منع فرمایا اور بیہ کہ وہ نجش کا معاملہ نہ کریں۔ نجش سے مراد فرضی بولی دے کرچیز کو مہنگا کرنا اور صارف کو نقصان بچیانایا دیہاتی کو دھوکا دینا کہ آجکل اس کی قیت اتن ہی چل رہی ہے اس کو چے دو۔

خريد و فروخت كي دوسري صورت

اس صورت میں گور نمنٹ زرعی پیداوار خود خریدتی ہے یااس کی قیمت کا تعین کرتی ہے۔ اسے تسعیر کہتے ہیں۔ یہ ایک فقہی اصطلاح ہولی جاتی ہے کہ جب سلطان وقت کسی چیز کی قیمت متعین کرے۔ وامام شوکانی "نیل المرام" میں رقم طراز ہیں: النسٹوق ألا ہیں: النسٹوق ألا السٹوق ألا ہیں: النسٹوق ألا السٹوق ألا السٹوق ألا السٹوق ألا بید بین المور المسٹلمین أمر السٹلمان أوْنوَّا به أوْ كلُّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أمور الْمسٹلمین أمر السٹلوق ألا السٹوق ألا بید بیووا أَمْدِعَتَهم إلا بید بیو کذا، فَیَمْنَع مِنَ الزِّیادَةِ عَلَیْهِ أَو النُقْصَانِ إلا لِمَصلَّحَة 10 بادشاہ، اسے نائب بیاس کی اجازت سے متعین کردہ کس مگران کا تاجروں کو کسی خاص ریٹ کا پابند بناناتسعیر کہلاتا ہے، تاکہ تاجر حضرات اس ریٹ یاس کی اجازت سے متعین کردہ کس مگران کا تاجروں کو کسی خاص ریٹ کا پابند بناناتسعیر کہلاتا ہے، تاکہ تاجر حضرات اس ریٹ حضرت عمر نے حاطب بن ابی بلتعہ کو فرمایا تھا: "اما ان تزید فی السعر و اما ان ترفع من سوقنا" الکین مزے کسان کی بات یہ ہے کہ پاکتان میں زرعی پیداوار کی قیمت اس لیے مقرر کی جاتی ہے کہ زرعی گرور اور خاص طور پر چھوٹے کاشتکار کو غلہ جات کی کم قیمت سے تفظ فراہم کیا جاسے۔ کو نکہ یہاں کا مُدل مین کسان کی فصل اونے بونے داموں خرید لیتا ہے اس لیے فصلوں کی قیمت کا اعلان کیا جات ہے تاکہ کسان کو استحصالی قوتوں سے تحفظ فراہم کیا جاسے۔

امدادي قيمت

حکومت پاکستان کی طرف سے فصلوں کی امدادی قیمت مقرر کی جاتی ہے اس کو فقہی اصطلاح میں تسعیر کہا جاتا ہے۔امدادی قیمت اس لیے مقرر کی جاتی ہے کہ کسان کے اخراجات اور فصلوں کی آمدن میں توازن بر قرار رہے۔ چونکہ زراعت کابڑامسکلہ مار کیٹنگ ہے۔ کہ جب فصل منڈی میں آرہی ہوتی ہے تو یہاں کا سرمایہ دار آپس میں پول کرکے قیت کم کر دیتا ہے اور بر داشت کے سیز ن گزرنے کے ساتھ ہی اس کی قیمت چڑھا دی جاتی ہے۔ چنانچہ حکومت کا شتکار کے معاشی مفادات کے تحفظ کے لیے چند فصلوں کی کم از کم قیمت مقرر کرتی ہے۔ اس کو سپورٹ پر اکس کانام دیا جاتا ہے۔ ایگر کیکچ پر اکس کمیشن

حکومت پاکستان نے زرعی اجناس کی قیمتوں کے تعین کے لیے ۱۹۸۱ء میں **ایگر کیلچر پرائس نمیشن** قائم کیا تا کہ ایگر کیلچر گرور کے زرعی اجناس کے درمیان مناسب توازن قائم کیا جاسکے۔اس کے قائم کرنے کے دومقصد ہیں:ا۔زرعی پیداوار کو بڑھانا۔۲۔زرعی اجناس کی قیمتوں کو مستحکم رکھنا۔

اس کمیشن کے ذریعے حکومت گذم ، چاول اور گناکی کم سے کم قیمت کا تعین کرتی ہے تا کہ کاشکار کے اخراجات اس کی جنس کی قیمت سے زیادہ نہ ہوں۔ اب چاول کی امدادی قیمت نہیں رکھی جاتی جبکہ گندم کی مرکزی حکومت امدادی قیمت متعین کرتی ہے۔ اور محکمہ فوڈ اور بعض علاقوں میں پاسکو کاشکاروں سے اپنے خریداری مرکز پر خریدتی ہے۔ پٹواری کی جاری کر دہ فرد پر خریداری مراکز سے باردانہ دیا جا تا ہے اور اس پر خریداری مراکز پر باردانہ میں گندم لوڈ کر کے پہنچائی جاتی ہے۔ اگر محکمہ در میان میں خریداری نہ کرے تو ڈل مین ایک سوسے لیکر ڈیڑھ سوتک کم قیمت پر گندم خرید تا ہے۔ اور کسان مجبورا کے جنہوں نے ہے۔ 21 مموماً کی گندم مراکز پر باردانہ میں فروخت ہوتی ہے جنہوں نے اور کسان کم گند کی گندم مراکز پر ٹر مین ان سے کمیشن وصول کرتا ہے۔ اس ٹریو" کے ذریعہ کھاد نے لیا ہوتا ہے۔ اگر وہ خود حکومتی گودام پر فروخت کریں تو ڈل مین ان سے کمیشن وصول کرتا ہے۔ اس کمیشن کا شرعی جواز نہیں بنتا کیونکہ اس کی تیج میں اس کا کوئی رول نہیں ہوتا ہے۔

حاصل بحث یہ ہے کہ امدادی قیمت کامقرر کیا جانا ہی زرعی مارکیٹنگ کی بڑی کمزوری اور امدادی قیمت کا تعین ہی کسان کا زرعی مارکیٹنگ میں استحصال ظاہر کرتا ہے۔ورنہ حکومت کو کمیشن بناکر قیمت مقرکرنے کی کیا ضرورت تھی۔اس میں حکومت کو چیش جائز کے کر قیمت مقرر کرے۔امسال حکومت نے کسان سے چودہ سوسے گندم خریدی لیکن مارکیٹ میں اس کی قیمت بائیس سوسے کم نہ ہو سکی۔

زرعی خرید و فروخت کی تیسری صورت

کسان کی طرف سے خرید و فروخت کا عمل بغیر کسی ذریعہ کے جس میں مڈل مین کا عمل دخل نہیں ہوتا اور کسان بلاواسطہ صارف کو اپنامال فروخت کرتاہے، جس طرح مال مولیثی منڈی میں عموماکسان بغیر کسی مڈل مین کے اپنے جانور فروخت کرتاہے۔ .

بيع مصراة

ہوپاری ہو یاکسان جب مال مولیثی منڈی میں بھینس یا گائے بیچنے کے لیے لے جاتے ہیں تواس کا دودھ نہیں دوتے اس سے جانور بھی تکایف کی میں بھی دھوکے میں رہتا ہے۔ اس دھوکے والی بیچ سے اسلام منع کر تاہے آپ منگا گلیا گیا گئی کے دور میں بھی دودھ دینے والے جانور کا دودھ روک کر منڈی میں لایا جاتا تھا اس سے آپ منگا گلیا آتا ہے منع فرمایا کہ یہ غرر میں آتا ہے اور غرر حرام ہے۔ تھنوں میں دودھ بھر اہونے کی وجہ سے قیمت زیادہ لگنا۔ اس کو بیچ مصراة کہتے ہیں، عربی میں جانور کے دودھ کے روکنے کو "تصریبه" کہتے ہیں، عربی مبار کہ ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اشترى غنما مصراة فاحتلبها فإن رضها أمسكها وإن سخطها ففي حلبتها صاع من تمر 13

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جس نے مصراۃ بکری خریدی پھر اس کو دوہے اگر اس کو پیند آئے تو اس کور کھ لے اور اگر ناپیند ہے تو اس کے دودھ کے عوض ایک صاع کھجور واپس کرے۔

ایگر نیکیج گرور کی طرف سے ڈیو

بعض کسان بھی کچے آڑھتی کو" ڈیو" دیتے ہیں۔اس کی صورت یہ ہے کہ گندم چھوٹے بیوپاری کو دے دی کہ وہ سر دیوں میں اس کی جو بازاری قیمت ہو گی وہ اس کواداکرے گا۔اس سے چھوٹا ٹرل مین فصل خرید لیتا ہے اسکو پچ کر وہ اپنابزنس چلا تاہے۔اور سر دیوں میں چونکہ گندم کی قیمت زیادہ ہوتی اور وہ قیمت کسان کو دیتا ہے۔جب سوداہو تاہے اس وقت قیمت کا تعین نہیں ہوتا بلکہ بہطے ہوتا ہے کہ سر دیوں میں قیمت ہو گی وہ اداکر نی ہے۔

اس میں بچے کے وقت قیمت معدوم ہوتی ہے۔اسلام ہر اس خریدو فروخت کو ممنوع قرار دیتا ہے جس میں جھڑا کا اختال ہو۔کسان نے تواس لیے ڈیو دیا کہ وقت وصولی، اس کی قیمت زیادہ ہوگی، قیمت کم بھی ہوسکتی ہے۔ اس سے جھڑا پیدا ہو سکتا ہے اس لیے یہ سودا صحیح نہیں ہے۔ د نیا میں آوازیں بلند ہور ہی ہیں کہ زرعی پیداوار کی خریدو فروخت میں کسان اور صارف کے درمیان مُل مین کے واسطہ کو ختم کیا جائے۔ نبی آخر زمان مُل اللّٰیٰ فائی نے مدینہ کی منڈی میں اس کو چودہ سال سے پہلے ختم کر کے دنیا کہ مثال بنادیا۔کاشت کار طبقہ اکثریت میں ہونے کے باوجود گوناگوں مسائل کا شکار ہے۔ اپنے مسائل کے حل کے لیے مثال بنادیا۔کاشت کار طبقہ اکثریت میں ہونے کے باوجود گوناگوں مسائل کا شکار ہے۔ اپنے مسائل کے حل کے لیے مقدر طبقوں اور حکومتی ایوانوں کی سرپر سی سے یکسر محروم چلا آرہا ہے۔ ہماری بیورو کر لیمی اور حکمر ان طبقے کو ان مشکلات کا احساس ہی نہیں جن سے کاشت کار کو گزرنا پڑتا ہے۔ اکثریت چھوٹے کاشت کاروں پر مشتمل ہے جو کہ وسائل سے محروم ہیں اور غرب کی سائل ہیں اور ہماری مجموعی ملکی اور غربت کا حقیق شکار بھی، ہمارے ہاں 80 فیصد کاشت کار ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم رقبہ کے کہ وسائل سے محروم ہیں شور کر مورہا ہے اور کہیں شوگر مالوں بیر مجبور ہے۔ اور سب سے زیادہ مُل مین کے عماب کا شکار ہورہا ہے اور کہیں گند م خرید اربی مراکز کے باہر دھکے کھانے پر مجبور ہے۔ اور سب سے زیادہ مُل مین کے عماب کا شکار ہورہا ہے اور کہیں گند م ویوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں تمام تر محنت و مشقت کے باوجود اسے اپنی ماصل کر دہ فصل کی قیمت مقرر کرنے کا بھی اختیار نہیں دیا گیا۔

محسن

کسان کو عزت دیں؛ کیوں؟ کیونکہ آپ کو زندگی میں و کیل، ڈاکٹر اور آرکی ٹیکٹ کی ضرورت کبھی کبھی پڑتی ہے لیکن کسان روزانہ ناشتے، لنج اور ڈنر کے وقت تین بارآپ پر مہر بان ہو تاہے، بیر زیادہ بڑا محسن ہے۔ زرعی پیداوارکی تین صور تیں بیان کی گئی ہوتی ہیں: ا۔ مڈل مین کے ذریعہ ہی مارکیٹنگ ہوتی ہیں: ا۔ مڈل مین کے ذریعہ ہی مارکیٹنگ ہوتی ہے۔ ۲۔ حکومت کا امدادی قیمت مقرر کرنا۔ گنا کی قیمت مقرر کرتی ہے اور گندم کی قیمت بھی اور خریداری مرکز پرخریداری مجبی کرنایہ صرف کسی حد تک مال مولیثی منڈی میں مشاہدہ میں آیا بھی کرتی ہے۔ ۳۔ کسان کا بلاواسطہ صارف کو این پیداوار فروخت کرنایہ صرف کسی حد تک مال مولیثی منڈی میں مشاہدہ میں آیا

ہے کہ کسان اپنے جانور منڈی پر لے کر جاتے ہیں، تاجر ان سے خریدتے ہیں۔ اور اب مال مویثی منڈی پر حکومت پنجاب نے جانور بیچنے کی فیس بھی ختم کر دی ہے۔ اگر مال مویثی منڈی پر کسی حد تک مڈل مین ختم کر دیا گیا ہے تو حکومت غلہ منڈی اور سبزی و فروٹ منڈی میں مڈل مین ختم کر سکتی ہے۔ جو کسان اپنا جانور پچ سکتا ہے وہ اپناغلہ، فروٹ اور سبزی بھی پچ سکتا ہے۔ اس پر تفصیلی بحث ہو پچی ہے کہ شر عی لحاظ سے موخر الذکر دونوں صور تیں جائز ہیں اور تیسری صورت کو آقانا مدار مُناہِ اللَّهِ آ نے فرمان عالیہ لا بیبیع حاضر لباد سے ممنوع قرار دیا۔ آپ مُناہِ اللَّهُ کُلُوم کی قائم کر دہ اسلامی مارکینگ کو نافذ کرنے کی سفارش کی جاتی ہے تاکہ صارف کو گر آئی سے اور زر عی گر ور کو نقصان سے بچایا جا سکے۔ اقتصادی لحاظ سے مسلمانوں کی لپیماندگ کی بنیادی وجہ ان راہنما اصولوں سے دوری ہے جن کو قر آن وسنت میں نہ صرف بیان کیا گیا ہے بلکہ ان کو اپنا کے پر زور دیا گیا ہے۔ اسلام کے اصول مارکینگ کو اپنا کر پاکستان کے محاثی مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں گر انی اور غربت کے مسلہ کو حل کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں گر انی اور غربت کے مسلہ کو حل کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں گر انی اور عربت کے مسلہ کو حل کیا جا سکتا ہے اگر زر عی مارکینگ کو اسلامی اصولوں کے مطابق استحصالی حربوں سے محفوظ کیا جا کے اور عہد نبوی میں موجود دید بنہ منورہ کی زر عی مارکینگ کو اسلامی اصولوں کے مطابق استحصالی حربوں سے محفوظ کیا جائے اور عہد نبوی میں موجود دید بنہ منورہ کی زر عی مارکینگ کو اسلامی حیثیت دی جائے۔

آ تحضور صلى الله عليه وسلم كى پيين گوئي

قیامت کے قریبی زمانہ میں جہاں عام گر اہی کی وجہ سے افکار واعمال کی اور بہت سی خرابیاں پیداہوں گی وہیں ایک بڑی خرابی بید ہوگی کے بھی پیداہوگی کہ لوگ حلال و حرام مال کے در میان تمیز کرنا چھوڑ دیں گے۔ جس کو بھی مال ملے گا اور جس ذریعے سے بھی ملے گا اسے یہ دیکھے بغیر کہ یہ حلال ہے یا حرام ہضم کر جائے گا۔ یہ پیشن گوئی آ قاکر یم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی: قال قال رسول الله صلمی الله علیہ وسلم: یاتی علی الناس زمان لا بیبالی المر ما اخذ عنہ ام من المحلال ام من حرام 4 رسول کر یم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایالوگوں پر ایک ایبازمانہ آئے گا کہ آدمی کو جومال ملے گا اس کے بارے میں وہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ یہ طال ہے یا حرام۔

آج ہم جس اقتصادی عہد میں جی رہے ہیں اس کے دو نمایاں پہلو ہیں کہ دنیا کی زیادہ دولت کے مالک یہودی ہیں دوسر ااس عہد میں ہر طرح کاد ھو کہ ، جھوٹ، سٹہ بازی ، سود خوری ، مادی مفاد بھی جائز ہیں۔ عالمی معیشت ایک متعفن اور بد بودار جو ہڑ ہن چک میں ہر طرح کاد ھو کہ ، جھوٹ، سٹہ بازی ، سود خوری ، مادی مفاد بھی جائز ہیں۔ عالمی معیشت ایک متعفن اور بد بودار جو ہڑ ہن چک ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ مسلمان قوم دو طبقوں میں تقسیم ہوگئ۔ ایک طبقہ مکمل طور پر استعار کے رنگ میں رنگ گیا۔ جس کا رشتہ دین سے فوٹ گیا۔ بدقتمتی سے اہل ثروت اور صاحب اختیار طبقہ تھا۔ اور جہاں تک دو سرے طبقہ کا تعلق ہے وہ عوام پر مشتمل ہے۔ یہ دین سے محبت کرتے ہیں صرف عقائد اور عبادات کی حد تک لیکن اکثریت تجارت اور معاملات کو اپنی مرضی سے چلانا چاہتے ہیں۔ لیکن اسلام دعوت دیتا ہے۔ اڈ خُلُو ا فِی السِلَمْ کَافَّہُ کہ 1 کہ پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اکثریت جائز مرضی کو اللہ کی مرضی کے تابع نہیں کر رہی۔ مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ہو گاجب تک کہ ہم اپنی معیشت ، سیاست اور معاشرت کو قرآن و حدیث کے تحت نہ کر لیں۔ یہ ایک کو شش تھی زر عی منڈیوں کی خرابیوں کی نشاند ہی کی کہ اگر اہل افتد ار توجہ فرمائیں ، عوام ، حکمر ان اور مالد ار طبقہ دنیا و آخرت کے طالب ہوں۔ تو آخ بھی اصلاح احوال ہو سکتی ہے۔ اب چاروں طبقات میں کی جاتی ہیں تا کہ منڈی و وہاذار کے طبقات میں کی جاتی ہیں تا کہ منڈی و وہاذار کے طبقات سے کہ ہم درمیانی مرحلہ پر درمیانی حصہ تقسیم ہو تا جاتا ہے، آڑھتیوں، دلالوں اور دو سرے درمیانی حصہ تقسیم ہو کر گزرتی ہے کہ ہم درمیانی مرحلہ پر درمیانی حصہ تقسیم ہو تا جاتا ہے، آڑھتیوں، دلالوں اور دو سرے درمیانی

زرعی پیدادار کی مار کیٹنگ کی مر وجہ صور تیں اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میںان کا تجزیبہ

```
اشخاص (MIDDLE MEN) کی بہتات سے جو نقصانات ہوتے ہیں وہ ظاہر ہیں،اسی لیے اسلام نے ان در میانی واسطوں کو
پیند نہیں کیا۔ان واسطوں کو ختم یا کم کرنے کے لیے توایسے منظم بازار قائم کیے جائیں جن میں دیہی کاشتکار خو دپیداوار فروخت
کر سکیس یاامداد باہمی کی الیں انجمنیں قائم کی جائیں جوخو د کاشتکاروں پر مشتمل ہوں اور وہ فروخنگی کاکام انجام دیں تا کہ قیمت کاجو
بڑا حصہ در میانی اشخاص کے پاس چلا جاتا ہے اس سے کاشتکار اور عام صار فین فائدہ اٹھا سکیس۔Producer) کسان کے
                                           جو کمائی و کلاءاور عدالتوں میں لگا تاہے اپنے بچوں کی تعلیم پر لگائے۔
ا پنی انجمنیں بنائیں کیونکہ پاکستان میں دو طبقے حقیقی طور پر منظم نہیں ایک کسان اور ایک صار فین کا جبکہ مغربی دنیا
                                                                          میں منظم ہیں اور ان کے حقوق محفوظ ہیں۔
                                                                     ا پنی زمین کی پیداوار کاعشر ادا کریں۔
                                                اینے اندر خود چیزیں بیچنے اور خریدنے کی صلاحت پیدا کریں۔
                                                                                                            ☆
                                                        فصلوں کو محفوظ کرنے کے لئے کولٹرسٹور بج بنائیں۔
                            وراثت اسلامی احکامات پر وار ثول کو تقسیم کریں خصوصاً سیٹیول کو دراثت سے محروم نہ کریں۔
صفت قناعت پیدا کریں۔جب ذخیر ہ اندوز کسی چیز کی ذخیر ہ اندوزی کرکے قیت چڑھانا چاہتے ہیں اس کی طلب کم کر
                                                                          دیں اس کی قیمت بالکل نار مل ہو جائے گی۔
استغفار کریں کیونکہ یہ اللہ کی ناراضگی کی نشانی ہے کہ دولت ساہو کاروں کے پاس ہے۔جب اللہ خوش ہو تا ہے تو
                                                                                خزانے سنحیوں کے پاس ہوتے ہیں۔
                                                        ا پنی آ واز کو مختلف فورم پریر زور طریقه سے اٹھائیں۔
                                                                          صارف کمیٹیاں فعال کی جائیں۔
                                                                           صارف شعور آگهی پیدا کریں۔
                                         مڈل مین کے واسطوں سے پچ کر ڈائر یکٹ Producer سے خرید س۔
                                                                                                مرل مین (سمسار)
چونکہ آقاکر یم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمسار (آڑھت) کوممنوع قرار دیا ہے۔اس لیے مڈل مین کواس پیشہ سے اجتناب کرنا
                                                         چاہیے۔انہیں اسلامی اصولوں کے مطابق تجارت کرنی چاہیے:
                                                                         ،
ا۔ سودسے پاک مار کیٹنگ
                ۲۔سٹہ بازی اور میسر سے اجتناب سلے غرر اور غبن کی ممانعت
                               ۵۔استصال سے پاک ۲۔ چیز کاعیب بتاکر بیجنا
                                                                                         ۳۔اح<sup>ت</sup>کاراکتنازسے پاک
                          ے۔ ناروہ شر ائط پر مبنی مار کیٹنگ 8۔ حلال کا اہتمام کرنا 9۔ گارک سے فروخت شدہ مال واپس لینا
                ۱۲ قبضه سے پہلے بیع نہ کرنا
                                                                                                  • ا۔احسان کرنا
                                              اا۔امانت و دیانت
                                                                            ۱۳ ـ قرض اور بیع دونوں اکٹھے نہ کرنا
```

1۵۔ حلال مال کی خرید و فروخت

۴ ا ـ وعده ایفاء کرنا

۲۱_ فریقین کی باہمی رضامندی کا۔ تعاون باہمی کی تاکید ۱۸_ناپ تول میں کمی کی ممانعت ۱۹_ ترک منکرات ۲۰ متوازن اور آسان اصول والی مارکیٹنگ

حكومت

اصلاح اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک حضرت شاہ ولی اللہ کی نظر میں "فعک کل نظام" کے تحت تمام نظاموں کو مٹاکر نظام عدل کونافذنه کیاجائے۔ہر شعبہ زندگی میں انقلابی تبدیلیاں لائی جائیں: 1۔ جاگیر داری نظام کا خاتمہ کیا جائے۔2۔ مڈل مین جو چیزیں ذخیر ہ کرتے ہیں ملاوٹ کرتے ہیں ان کے لئے کڑی سزالا گو کی جائے جیسا کہ چین میں ملاوٹ کرنے والے کو پیانسی پر لئکادیا گیا۔ 3۔ پیداوار کی فروخنگی کے موجو دہ نظام میں بیہ فروخنگی اتنے واسطوں سے ہو کر گزرتی ہے کہ ہر در میانی مر حلے پر قیمت کا حصہ تقسیم ہو تا چلا جا تا ہے۔ ڈل مینوں (Middle men) کی بہتات سے چیز آسان سے باتیں کرنے لگی ہیں۔ جن کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ممنوع قرار دیاہے۔ان کو ختم کیا جائے۔منظم بازار اور حجبوٹے پیانے پرمنڈیاں بنائیں جائیں۔ جہاں کاشکار خودیپداوار فروخت کریں۔4۔ کسانوں کی انجمنیں ہوں جوان ہی پر مشتمل ہوں وہ پیداوار فروخت کریں تا کہ کسان اور صارف مڈل مین سے محفوظ رہ سکیں۔ 5۔ حکومت کسانوں کوبلاسود قرضے دے۔ آسان طریقے سے تا کہ مڈل مین کے ''ڈیو" چنگل سے نکل آئیں۔6۔ اس سے مہنگائی بھی کنٹر ول ہو گی اور چیزیں بھی خالص ہوں گی۔7۔ کسانوں کو آسان شر ائط پر بلاسود قرضے دیکر سٹور تعمیر کروائیں تا کہ وہ اپنی فصل کو موسم سے محفوظ رکھ سکیس جس سے غلبہ کچل اور سبزی ضائع نہ ہوں۔8۔ چیوٹی صنعتیں قائم کی جائیں ۔کسان انجمنوں کے تحت جہاں عام استعال کی خوردنی اشیاء چینی اور آٹا تیار ہو، تا کہ عوام کو سستی اشیاء مل سکیس اور بڑے سر ماہیہ دار کے سودی شکنجے سے عوام محفوظ ہو سکے۔9۔مسلم ممالک کی حکومتیں بین الا قوامی اسلامی منڈیاں بنائیں۔ جہاں اسلامی اصول کے تحت تجارت کو فروغ دیاجائے۔10۔ بیچوشر اء کی ان تمام صور توں کی حوصلہ شکنی کی جائے جن میں غرر ہو۔ 1 1۔ حکومت عوام اور تجار میں اسلامی طریقہ خرید و فروخت کو اخلاقی بنیادوں پر استوار کرے تاکہ غیر مسلم اقوام قرون اولی کی طرح مسلمانوں سے متاثر ہو کر حلقہ اسلام میں داخل ہوں۔12۔ اسلامی اصول تجارت سے ناواقف تاجروں کو اسلامی منڈی اور بازار میں تجارت کرنے کی احازت نہ ہو جبیبا کہ حضرت عمر رضی اللّه تعالى عنه نے منع فرما دما تھا۔ قال عمر بن الخطاب لا بيع في سوقنا إلا من تفقه في الدين17 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ہمارے بازاروں میں وہی خرید و فروخت کرے جسے دین (تحارتی امور) کی سمجھ ہو۔

خلاصة بحث

پیش نظر موضوع کا جائزہ لینے سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں کہ زرعی پید اوار کی مارکیڈنگ کی جو تین صورت میں بیان کی گئ ہیں۔ اس میں دوسری صورت میں حکومت کا قیمت مقرر کرنا یا کسان سے براہ راست خرید نااور تیسری صورت میں کسان کا براہ راست صارف کو اپنی پید اوار فروخت کرنا جو صورت عام طور پر مال مولیثی منڈی میں رائج ہے اوراس میں مڈل مین کا کر دار بہت محدود ہے۔ اسی طرح پہلی صورت میں غلہ منڈی اور سبزی و فروٹ منڈی میں مڈل مین کا کر دار ختم کر کے کسان کا استحصال ختم کیا جاسکتا ہے اور اس کا صارف کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے۔ جس کے نتیج میں ایک طرف مہنگائی اور غربت کو کنٹر ول کرنے میں مدد ملے گی اور دیبی معیشت کو فروغ ملے گا دوسری طرف طلب ورسد کے اصول کے تحت قیمتیں مستحکم رہیں گیں اور غذائی اشیاء کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

زرعی پیدادار کی مارکیٹنگ کی مروجہ صورتیں اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ان کا تجزیبہ

References

- ¹ Chambers Harrap Publishers, The Chamber Dictionary (UK: Chambers Harrap Publishers Ltd,2006), 947.
- ²Harrap Publishers, The Chamber dictionary, 189.
- ³ Luais Maluf, AlMunjad (Beirūt: Dār al-M'arifah, 1406 AH), 350.
- ⁴ Ibrahim Mustafa, Al Mujam Al-awasit (Beirūt: Dār al-M'arifah, 1406 AH), 448.
- ⁵ Muhammad Ibn Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhārī (Riyadh: Dar es Salaam, 2001), 3: 73.
- 6 al-Bukhari, Sahih al-Bukhārī, 3: 72.
- ⁷ Abū Dawūd Suliman Ibn Ashaas, Sunnan Abi Dawood (Riyadh : Dar es Salaam, 2001), 3: 269.
- 8 Abū Dāwūd, Sunnan Abi Dawood, 3: 69
- 9 Ismail Ibn Hammad Al-Juhari, Mujam al- Sihah (Beir**ū**t: D**ā**r al-M'arifah, I406 AH), 426.
- 10 Muhammad Ibn Ali al-Shokāni, Neil al-Awtār (Syria: Dar ul Kalim ,1999), 3: 628.
- ¹¹ Malik IbnAnas, Al Muatta (Beirut: Dar al-Ihyaa al-Arabin.d), 490.
- ¹² Muhammad Asif Khan, Promotion of Agriculture in Pakistan (Islamabad: October 2015), 12.
- ¹³ Al-Bukhāri, Sahih Al Bukhari, 3: 71.
- ¹⁴ Al Bukhāri, Sahih Al Bukhari, 3: 59.
- ¹⁵Al Baqrah 2: 208.
- ¹⁶ Muhammad Taqi Usmani, Islam and Modern Economic Issues (Lahore: Idāra Islamiāt, 2008), 50.
- ¹⁷ Muhammad Ibn Isa al-Tirmdhī, Jāmʻ al-Tirmdhī (Riyadh: Dar es Salaam, 2001) 2: 357.